اگر جاگیردارانہ اور وڈیرانہ ذہنیت قائم رہی تو ملک باقی نہیں رہے گا۔الطاف حسین

اگریجویٹ فورم کے شرکاء سے خطاب

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)11-ستمبر 2007ء۔۔۔ متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے افراد کی مشترکہ بیماری جاگیردارانہ اور وڈیرانہ ذہنیت ہے۔اگر یہ جاگیردارانہ اور وڈیرانہ ذہنیت قائم رہی تو ملک باقی نہیں رہے گا اور اگر ملک رہے گا تو پھر یہ ذہنیت برقرار نہیں رہے گی۔عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی) کو پٹھان مہاجر فساد کرانے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔کراچی بار سے تعلق رکھنے والے بعض لچے اور لفنگے وکلاء نے اگر حکومتی وکیلوں کو زدوکوب اور ہراساں کرنے کی کوشش کی تو عوام ان کا خود احتساب کریں گے۔یہ کیسا انصاف ہے کہ 12 مئی کے واقعات کی سماعت کرنے والی سندھ ہائیکورٹ کے بینچ میں شامل جج خود ہی مدعی بھی ہیں، گواہ بھی اور منصف بھی؟12 مئی کو شہید ہونے والے ہمارے 14 ساتھیوں کے لواحقین عدالت میں اپنے حلف نامے جمع کرانے گئے تھے۔جسے ذرائع ابلاغ نے غلط رپورٹ کیا، ایسی جھوٹی رپورٹنگ کرنے والے افراد نے اپنے قلم کی حرمت کو بیچا ہے۔وہ منگل کی شب سٹی اسپورٹس کمپلیکس کشمیر روڈ میں گریجویٹ فورم کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب سے خطاب کررہے تھے۔جس سے ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے رکن وسیم آفتاب، معروف دانشور ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور گریجویٹ فورم کے صدر وزیر مملکت برائے مذہبی ڈاکٹر عبدالقادر خانزادہ نے بھی خطاب کیا۔الطاف حسین نے اپنے خطاب کا آغاز تلاوت کلام پاس سے کیا۔انہوں نے کہا کہ آج 11 ستمبر ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے مختلف ممالک میں اہمیت کا حال ہوگا، لیکن پاکستان میں 11 ستمبر اس حوالے سے اہم ہے کہ بانی پاکستان محمد علی جناح اس تاریخ کو اس دنیا سے کوچ کرگئے اور پھر ان کی وفات کے بعد بہت کچھ غلط ہوتا رہا ہے۔قائداعظم کی وفات کے ساتھ ساتھ ان کے خیالات کے تمام چراغ بجھا دیئے گئے، ہم ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے اور ہماری کوشش ہے کہ ان کے افکار، ایمان، تنظیم اور یقین محکم کے ساتھ ساتھ ان کی سوچ وفکر کے چراغوں کو روشن کرکے انہیں عملی جامہ پہنا سکیں۔انہوں نے قائداعظم کی مغفرت کیلئے دعا کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ قائداعظم کے خوابوں کو پورا کرے۔الطاف حسین نے کہا کہ ہم عموماً یہ جملے استعمال کرتے ہیں کہ زمانہ بڑا خراب ہوگیا ہے۔وہ روایات نہیں رہیں، سچ ناپید ہوگیا ہے، زندگی گزارنے کے ادب وآداب زمین بوس ہوچکے ہیں۔یعنی معاشرے میں ایک مایوسی کی کیفیت نظر آتی ہے۔گفتگو میں منفی اثرات زیادہ آگئے۔منفی چیزیں ہی ہمیں زیادہ متاثر کرتی ہیں یا شاید ہمارا ذہن مثبت باتیں سننے کیلئے تیار نہیں۔انہوں نے کہا کہ انسان کا ذہن اس موم کی طرح ہوتا ہے جس سے بچے مختلف کھولنے بناتے رہتے ہیں۔آپ اسے جو چاہیں شکل دے لیں یا ڈیزائن بنالیں، انسان ذہن میں اپنے اردگرد کے حالات دیکھتا اور سنتا ہے وہ اس ماحول سے ضرور متاثر ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ یہ اثرات اتنے مستحکم اور پکے ہوجاتے ہیں کہ پھر انہیں ختم کرنا، تبدیل کرنا یا توڑنا انتہائی مشکل یا پھر ناممکن ہی ہوجاتا ہے۔یہ چیزیں نسل در نسل مستقل اور مستحکم سے مستحکم ہوتی رہتی ہیں۔انہوں نے استفسار کیا کہ کیا کوئی بھی ایسا شخص اس تقریب میں موجود ہے جس سے انتہائی درجے تک سوچ بچار یا تحقیق کے بعد کوئی بھی مذہب یا مسلک اپنایا ہو یا کسی کو زبردستی کسی مذہب یا مسلک پر عمل کرنے کیلئے مجبور کیا گیا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر ہم کیوں کسی پر کفر کے فتوے صادر کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اگر عملی اعتبار سے مختلف نظریات کا جائزہ لیا جاتا رہے تو پھر سوچ کے نئے نئے زاویے بنتے اور ذہنی جمود ٹوٹتا ہے۔لہٰذا اجتماعی طور پر کسی بھی معاشرے میں اگر کچھ خرابیاں ہوئی تو انہیں دور کرنے میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔لیکن خود ذہنی جمود توڑتے ہیں۔سوچ کے نئے در کھولتے ہیں۔انہیں ظلم وجبر اور تشدد کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔لیکن اگر وہ اپنے کام سے مخلص ہوں تو دنیا میں زہر کا پیالہ پی کر سقراط کے نام سے جانے جاتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ پاکستان کے کلچر میں جھوٹ اس حد تک بولا جاتا ہے کہ عام ساحرہ اور معصوم ذہن اسے سچ سمجھنے لگتا ہے۔مثلاً آج کے اخبارات میں جو سندھ ہائیکورٹ سے متعلق خبر چھپی، ٹی وی چینل پر بنائی گئیں میں حلفیہ یہ کہتا ہوں کہ میری ساری باتیں قطعی جھوٹ ہیں، انہوں نے بتایا کہ 12 مئی کے حوالے سے جو مقدمہ زیر سماعت ہے اور بینچ میں جو جج شامل ہیں اگر وہ وکلاء کو تحفظ فراہم نہیں کرسکتے تو پھر کوئی وکیل عدالت کے روبرو کیسے پیش ہوگا۔انہوں نے واضح کیا کہ کراچی بار سے تعلق رکھنے بعض غنڈہ عناصر نے حکومت یا وزراء کی جانب سے عدالت میں پیش ہونے والے وکلاء کو نہ صرف مغلظات بکیں بلکہ انہیں زدوکوب بھی کیا۔اس طرح بینچ میں شامل بعض جج صوبائی تعصب کا مظاہرہ کریں اور یہ بھی کہیں کہ ہم ہی مدعی ہیں، ہم ہی عینی شاہد ہیں اور ہم ہی منصف ہیں تو ایسا دنیا کی کس عدالت میں ہوتا ہے۔پھر ایسی جھوٹی خبر کی اشاعت اور اسے نشر کرنے پر کوئی اس خبر کے لکھنے والے کا ہاتھ توڑ دے تو قصوار کون ہے۔پھر یہ کہا جائے کہ آزادی صحافت۔جس طرح طوائف اپنا جسم فروخت کرتی ہے تو پھر اس طرح جھوٹ لکھنے والا صحافی بھی اپنی قلم کی حرمت کو بیچتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس بنیاد پر ہمارے جو 14 کارکن شہید ہوئے ہیں ان کے لواحقین بھی کورٹ میں اپنی شہادت ریکارڈ کرانے گئے تھے۔انہوں نے ایک ٹی وی پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے اے این پی کے سربراہ اسفندیار ولی کو مخاطب کرتے ہوئے واضح کیا کہ اب کراچی کے لوگ بندوق کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔انہوں نے بتایا کہ 12 مئی کو شیری رحمان کی گاڑی سے پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور اے این پی کے کارکنوں نے کھلے عام فائرنگ کی۔آخر ہمارے 14 کارکن کس نے شہید کئے، انہوں نے استفسار کیا کہ یہ عدلیہ کی کونسی آزادی ہے کہ کوئی وکیل حکومت یا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرسکتا یہ کھلی غنڈہ گردی نہیں تو اور کیا ہے کہ کراچی بار نے اقتدار علی ہاشمی، خواجہ نوید اور راجہ قریشی جیسے سینئر

وکلاء کی رکنیت منسوخ کردی، انہوں نے واضح کیا کہ اگر کسی لچے لفنگے وکیل نے حکومتی وکلاء کوزدوکوب کرنے کی کوشش کی تو عوام ایسے غنڈہ عناصر کا خود احتساب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کسی فرد، گروہ یا ادارے کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ کسی کی پگڑی اچھالے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کوئی ایسا شخص نہیں جو جاگیردارانہ ذہنیت کا حامل نہ ہو۔ حتیٰ کہ فقیر بھی اس سوچ کا حامل ہوتا ہے کہ جو بھیک نہ ملنے پر کپڑے پھاڑنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جاگیردارانہ ذہنیت نہیں تو اور کیا ہے کہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ان جیسی دیگر ہستیاں آج اسلام آباد کے بڑے بڑے سیمیناروں اور مختلف ٹی وی چینلز پر نہیں بلائی جاتیں۔ انہوں نے استفسار کیا کہ 60 سے 80 سال تک کی عمر کے اساتذہ اور دانشور اس محفل میں موجود ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے 60 سال سے ملک میں جاری ظلم کو دیکھا تو ایک ہاری اور آپ میں کیا فرق رہ گیا؟ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم منزل کی جانب اس طرح بڑھ رہے ہیں کہ انشاء اللہ ایک دن ہر چیز ہماری اپنی ہوگی۔ انہوں نے قرار دیا کہ اے پی سی میں شامل تمام چورا چکی جماعتیں جنہوں نے ملک کو دیمک کی طرح چاٹا ہے وہ سب ایک ہوگئیں اور کہا کہ صرف ایم کیو ایم سے بات نہیں ہوگی۔ جس پر مجھے اہلبیت یاد آگئے۔ یزیدیوں کے ساتھ تو تمام لوگ شامل ہوگئے مگر الطاف حسین اور اس کے ساتھی اکیلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب لانا یا ذہنوں کو تبدیل کرنا کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں ہے۔ اس جدوجہد میں 16 سال سے جلاوطن ہوں، بھائی گیا، بھتیجا گیا، پورا خاندان دربدر ہوگیا، ہزاروں کارکن شہید ہوگئے، بہت سے جلاوطن اور اسر ہیں، سلیم شہزاد بڑی مشکل سے اپنی مرحومہ والدہ کا چہرہ دیکھنے پاکستان جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کے مقدمے میں کیا اے این پی، مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے ہزاروں لوگ عدلیہ کو نہیں گھیر لیتے تھے؟ پھر ہمارے لوگ تو حلف نامے جمع کرانے گئے تھے ان پر اعتراض کیوں؟ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میں نے جاگیردارانہ ذہنیت توڑ دی ہے۔ میں جھوٹ، مکر اور فریب کے سامنے ہرگز سرینڈر نہیں کروں گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر یہ نشستیں جاری رہیں تو پھر ہمارے کچھ نہ کچھ لوگ مٹکوں سے منہ نکال کر کھلے میناروں سے اذانیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو انقلاب میں چاہتا ہوں اس کیلئے اتنے لوگ تیار ہوجائیں کہ میرے زندگی میں نہیں تو میرے مرنے کے بعد انقلاب آجائے۔ جس طرح کیلئے ہمیں جاگیردارانہ سوچ اور ذہنیت کو معاشرے سے ختم کرنا ہے۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کیلئے ہر شخص کسی ایک ذمے داری ہوتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ تاریخ کو مذہب سے نہیں جوڑا جاسکتا۔ انہوں نے تقسیم ہندوکو زمین کی نہیں بلکہ مسلمانوں کو تقسیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر یہ تقسیم نہیں ہوتی تو آج برصغیر کے مسلمان کنگ میکر ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ صدر پرویز نے کہا کہ میں ''اردو'' بولنے والا ہوں تو اس پر بڑے اعتراضات ہوئے، لیکن ایوب خان نے خود کو پٹھان اور جنرل آصف جنجوعہ خود کو پنجابی کہا تو کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے وزیراعظم کیلئے پھانسی کا پھندا اور پنجاب کے وزیراعظم کی عمر قید کو ختم کرکے جلاوطنی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر اے پی سی میں ایم کیو ایم کو علیحدہ نہ کیا جاتا تو نواز شریف کیلئے ہم بیس پچیس ہزار کارکن تو اسلام آباد بھیج ہی دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تاریخ اور زمین سے تعلق نہیں توڑنا چاہئے۔ اردو پاکستان کی زبان ہے مگر اردو کے سب سے بڑے شاعر غالب کی برسی انڈیا میں منائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سلطان محمود غزنوی نے 17 حملے اسلام کیلئے نہیں کیا بلکہ سونا اور چاندی لوٹنے کیلئے کئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ توسیع پسندانہ نظریہ اگر کمیونزم ہے یا کیپیٹل ازم کیلئے غلط ہے تو اسلام کیلئے بھی غلط ہے۔ انہوں نے قرار دیا کہ ہم سب کی مشترکہ بیماری جاگیردارانہ ذہنیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اپنی مرضی سے گئے تھے۔ اپنی مرضی سے آئے اور پھر اپنی مرضی سے واپس چلے گئے جس کیلئے ذرائع ابلاغ سے ماتم کیا جارہا ہے۔ یہ 12 مئی کو رو رہے ہیں جس میں ہمارے 14 ساتھی شہید ہوگئے۔ ان کے قلموں کی سیاہی 1986ء اور 1988ء میں کیوں خشک ہوچکی تھی جب کراچی اور حیدرآباد میں ہمارے سیکڑوں ساتھی شہید کردیئے گئے تھے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ اے این پی کو ٹاسک دیا گیا ہے وہ پٹھان مہاجر فساد کرائے مگر میں اور میں پختون ساتھی ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر جاگیردارانہ ذہنیت باقی رہی تو ملک باقی نہیں رہے گا اور اگر ملک رہے گا تو پھر جاگیردارانہ ذہنیت قرار نہیں رہے گی۔

گریجویٹ فورم کے زیر اہتمام کے اجتماع سے مقررین کا خطاب

کراچی۔۔(اسٹاف رپورٹر) 11 ستمبر 2007ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے رکن وسیم آفتاب نے کہا ہے کہ پاکستان کی 60 سالہ تاریخ میں اتنے نوٹ نہیں چھپے ہیں کہ جتنے غداری کے سرٹیفکٹ چھاپ دیئے گئے ہیں۔ یہ بات انہوں نے منگل کے روز کشمیر کمپلیکس میں گریجوٹ فوم کے تحت منعقد دانشوروں، انجینئرز، ڈاکٹرز، وکلاؤ اور شعراء کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اجتماع سے ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے علاوہ مورخ، ممتاز دانشور، ادیب اور محقق ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ اس موقع پر وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور ڈاکٹر عبدالقادر خانزادہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ وسیم افتاب نے کہا کہ پاکستان 16 کروڑ عوام کا ایک مجمع بن چکا ہے بجائے اس کے کہ یہ ایک قوم بنتا۔ انہوں نے کہا کہ ان اندھیروں میں صرف قائد تحریک الطاف حسین ایسے لیڈر ہیں جنہوں نے ایک قوم کا تصور اجاگر کیا اور قوم کو نکھارنے مین اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جناب الطاف حسین کی اس جدوجہد کو روکنے کیلئے جتنے روایتی ہتھکنڈے ہوسکتے تھے استعمال کئے گئے لیکن تمام تر سازشوں کے باوجود آج بھی

جناب الطاف حسین کی ولولہ انگیز قیادت میں حق پرستی کا سفر جاری ہے اور وہ وقت دور نہیں جب ملک کے 98 فیصد غریب متوسط طبقے کے مظلوم افراد انے بنیادی حقوق بلا کسی سفارش کے حاصل کرسکیں گے۔ممتاز مورخ، دانشور، ادیب اور محقق ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا کہ قائد تحریک الطاف حسین نے حق پرستی کی جو مشعل جلائی ہے گریجوٹ فورم اس حق پرستی کی مشعل کی روشنی تمام دنیا میں پھیلا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ گریجوٹ کا ہ اجتماع غیر معمولی نوعیت کا ہے اور یہاں صاحبان علم موجود ہے جن کی دانش کے سبب ہمارا معاشرا آگے بڑھ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کے سگے بھائی ، بھتیجے اور قریبی عزیزوں نے بہت قربانیاں دیں ہیں تب جا کر اس حق پرستی کے مشن میں جان پیدا ہوئی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ جناب الطاف حسین کے زیر اثر گریجوٹ فورم اتنا جاندار ہو گیا ہے کہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اور یہ فورم الطاف حسین کی قیادت میں مزید ترقی کرے گا۔انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس فورم میں کام کرنے والے افراد کو متحرک رکھے اور تادیر رکھے۔اجتماع میں حق پرست وفاقی وزیر برائے مذہبی امور ڈاکٹر عبدالقادر خانزادہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا اور گریجوٹ فورم کو وقت دینے پر ان سے تشکر کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ جناب الطاف حسین کے نظریات کو فالوں کرنے کے بعد ہی ملک کی بقاء اور خوشحالی کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

گریجویٹ فورم کے اجتماع میں دانشور، انجینئر، ڈاکٹر، وکلاء، اعلیٰ سرکاری افسران کی بڑی تعداد میں شرکت

کراچی۔۔(اسٹاف رپورٹر)11 ستمبر 2007ء۔۔۔گریجویٹ فورم کے زیر اہتمام حق پرست دانشوروں، انجینئروں، داکٹروں، وکلاء اور اعلیٰ سرکاری افسران کا ایک بڑا اجتماع اظہار تشکر کے عنوان سے ہوا جس میں حق پرست دانشور، ڈاکٹر انجینئرز، وکلاء اور اعلیٰ سرکاری افسران بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔کشمیر روڈ پر واقع اسپورٹس کمپلیکس میں ہونے والے اس اجتماع سے متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین کے علاوہ ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن وسیم آفتاب، ممتاز مورخ، دانشور، ادیب اور پائے کہ محقق ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے بھی خطاب کیا۔اجتماع میں دیگر اہم اور ممتاز شخصیت کے علاوہ جام شورو یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر عبدالرحمٰن، چیئر مین بورڈ آف ایجوکیشن کراچی انوار احمد زئی، چیئر مین بورڈ آف ایجوکیشن میر پور خاص انجینئر عبدالعلیم، سابق چیف انجینئر واپڈا، سابق ڈاریکٹر جنرل ہیلتھ ڈاکٹر فتح محمد، ایم ڈی واٹر بورڈ کراچی غلام عارف، پبلک اسکول کراچی کے پرنسپل پروفیسر عباس رضا عباسی، سابق کنٹرولر جامعہ کراچی پروفیسر ناصر خان، مہران یونیورسٹی جام شورو کے ڈاکٹر ممتاز امام، سابق کنٹرولر تعلیمی بورڈ سکھر محمد ابراہیم سہو، ممتاز شاعر و ادیب و دانشور راغب مراد آبادی، حق پرست وفاقی و صوبائی وزراء ارکان قومی و صوبائی اسمبلی، مشیران کے علاوہ معززین و عمائدین شہر بڑی تعداد میں شریک تھے، اجتماع میں نظامت کے فرائض حق پرست رکن قومی اسمبلی حیدر عباس رضوی نے انجام دیئے۔

گریجویٹ فورم کے شرکاء سے قائد تحریک الطاف حسین کا سوال

کراچی۔۔(اسٹاف رپورٹر)11 ستمبر 2007ء۔۔۔گریجویٹ فورم کے تحت کشمیر روڈ کراچی کے اسپورٹس کمپلیکس میں منگل کی شب ہونے والے دانشورں، ڈاکٹروں، وکلاء، صحافیوں، معززین اور دیگر اہل علم کے اجتماع میں متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے اپنے خطاب کے دوران شرکاء میں سوال اٹھایا کہ اس اجتماع میں موجود کوئی شخص بھی ایسا ہے جس نے اپنا مذہب اور مسلک پوری طرح سمجھ سمجھ کر مکمل تحقیق کے بعد اختیار کیا ہے۔جناب الطاف حسین کے اس سوال کے جواب میں اہل علم میں سے کسی ایک کے پاس بھی کہنے کو کچھ نہ تھا کسی ایک شرکاء نے جواب دینے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھایا۔

جو عناصر کراچی کے عوام پر سندھ ہائی کورٹ کے گھیراؤ کے جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں وہ کراچی اور سندھ کے عوام سے کھلی جنگ کا اعلان کر رہے ہیں۔حق پرست ارکان قومی اسمبلی

کراچی بار کے لفنگے سیاسی وکلاء کو پیسہ دے کر اس ٹاسک پر لگایا گیا کہ وہ ایم کیو ایم اور کراچی سمیت سندھ کے عوام کے خلاف زہر اگلتے رہیں

سندھ خصوصاً کراچی کے بہادر عوام سیاسی لفنگوں کی غنڈہ گردیوں کا پر امن طریقے سے ڈٹ کر سیاسی مقابلہ کریں گے

کراچی۔۔۔12 ستمبر 2007ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ سے تعلق رکھنے والے حق پرست ارکان قومی اسمبلی نے کراچی بار سے تعلق رکھنے والے سیاسی وکلاء کے بیانات

پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو عناصر کراچی کے عوام پر سندھ ہائی کورٹ کے گھیراؤ کے جھوٹے اور گھناؤنے الزامات لگا رہے ہیں وہ کراچی اور سندھ کے کروڑوں عوام پر بہتان تراشی کررہے ہیں اور کراچی اور سندھ کے عوام سے کھلی جنگ کا اعلان کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اب امریکہ، برطانیہ سمیت دنیا بھر کے اخبارات میں حقائق شائع ہوچکے ہیں کہ سیاسی وکلاء کو تحریک چلانے کیلئے پیسہ دیا گیا تھا اور اس سلسلہ میں کراچی بار کے لفنگے سیاسی وکلاء کو بھی پیسہ دے کراس ٹاسک پر لگایا گیا کہ وہ ایم کیوایم اور کراچی سمیت سندھ کے عوام کے خلاف زہر اگلتے رہیں۔حق پرست ارکان قومی اسمبلی نے کہا کہ یہ لفنگے سیاسی وکلاء اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ سندھ خصوصاً کراچی کے عوام فوجی آپریشنوں کا سامنا کرتے رہے ہیں اور بدترین ریاستی آپریشن کا ڈٹ کر ہمت وجرات سے سامنا کرتے رہے ہیں اس لئے یہ سیاسی لفنگے وکلاء یہ نہ سمجھیں کہ ان کی غنڈہ گردیاں کراچی کے عوام خاموشی سے دیکھتے رہیں گے بلکہ سندھ خصوصاً کراچی کے بہادر عوام ان سیاسی لفنگوں کی غنڈہ گردیوں کا پرامن طریقے سے ڈٹ کر سیاسی مقابلہ کریں گے۔حق پرست ارکان قومی اسمبلی نے کہا کہ ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سیاسی لفنگے وکلاء کی اشتعال انگیزیوں اور غنڈہ گردیوں پر پرامن رہیں اور ایسے سندھ دشمن اور کراچی دشمن عناصر پر نظر رکھیں جو عوام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم ان سیاسی لفنگے وکلاء سے بھی کہتے ہیں کہ وہ کراچی اور سندھ کے عوام کے خلاف بے بنیاد الزام تراشی کا سلسلہ بند کریں۔ انہوں نے کہا کہ عنقریب ان سیاسی لفنگے وکلاء کا کچا چٹھا قوم کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ انہوں نے کس کس طرح غیر قانونی طریقوں سے دولت بٹوری، مال بنایا اور قبضے کئے۔

اے پی ایم ایس او کے زیر اہتمام ہومیو پیتھک کالج ناظم آباد میں تقریری مقابلہ کا انعقاد

مقابلہ میں 13 کالجز کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا جبکہ 46 کالجوں کے طلباء اور اساتذہ نے شرکت کی

مقابلہ میں پہلی پوزیشن داؤد انجینئرنگ کالج کے معین، دوسری پوزیشن علی گڑھ مارننگ کالج کے طاہر اور تیسری پوزیشن ملیر ڈگری کالج کے احسن غوری نے حاصل کی

کراچی۔۔۔12، ستمبر 2007ء۔۔۔آل پاکستان متحدہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ہومیو پیتھک کالج ناظم آباد میں ''الطاف حسین ایک ولولہ انگیز قیادت'' کے عنوان سے کراچی کے مختلف کالجز سے تعلق رکھنے والے طلبہ وطالبات کے درمیان ایک تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔تقریری مقابلے میں آدم جی کالج کے فیصل، گلشن کالج کے نہال، مونوٹیکنیکل کالج کے فیصل، شعبہ طالبات سے شیریں ناز، علی گڑھ مارننگ کالج سے طاہر، سرسید کالج سے جواد، سپریئر کالج سے مبشر ناظر، بی ایڈ کالج سے رقیہ نشاط، مونوٹیکنکل اورنگی کالج سے احمد اعظم جے پی آئی کالج سے معظم، ملیر ڈگری کالج سے احسن غوری، گورنمنٹ کالج سے نعیم کمالی اور داؤد انجینئرنگ کالج سے معین نے حصہ لیا اور اپنی شعلہ بیان تقاریر کرکے محفل کو گرما دیا۔تقریری مقابلے میں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن واے پی ایم ایس او کی تنظیم نو کمیٹی کے انچارج وسیم آفتاب، ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن شعیب بخاری، صوبائی وزیر ڈاکٹر صغیر احمد، اے پی ایم ایس او کی تنظیم نو کمیٹی کے اراکین ارشد شاہ، عبدالرحیم، عابد چوہان، ٹاؤن ناظمین ممتاز حمید اور حافظ اسامہ قادری کے علاوہ کراچی کے 46 کالجوں کے طلبہ وطالبات اور اساتذہ کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔جج کے فرائض پروفیسر امین خالد، مرزا عرفان بیگ عرفی اور اظفر رضوی نے انجام دیئے۔تقریری مقابلہ میں پہلی پوزیشن داؤد انجینئرنگ کالج کے معین، دوسری پوزیشن علی گڑھ مارننگ کالج کے طاہر اور تیسری پوزیشن ملیر ڈگری کالج کے احسن غوری نے حاصل کی۔اس موقع پر طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے رابطہ کمیٹی کے رکن واے پی ایم ایس او کی تنظیم نو کمیٹی کے انچارج وسیم آفتاب نے کہا کہ ہمیں اپنے عمل وکردار سے ثابت کرنا ہوگا کہ ہم قائد تحریک جناب الطاف حسین کے فکر وفلسفہ اور نظریئے کے تحت ہی اپنی منزل کو پانا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اے پی ایم ایس او کے تحت طلبہ وطالبات کے درمیان تقریری مقابلہ صحت مندر جحان کو فروغ دینے کا سبب بنے گا اور آج اے پی ایم ایس او نے اتنے بڑے پیمانے پر تقریری مقابلہ کا انعقاد کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ آج بھی تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے رہی ہے۔انہوں نے تقریری مقابلہ میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کی ولولہ انگیز تقاریر کا سراہا یا اور انہیں مبارکباد پیش کی۔ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن وصوبائی وزیر شعیب بخاری نے کہا کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین واحد لیڈر رہے جو سیاست سے زیادہ علمی باتوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔انہوں نے طلبہ وطالبات پر زور دیا کہ وہ تعلیمی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیں اور دل لگا کر علم حاصل کریں کیونکہ علم کی بدولت ہی قومیں ترقی کی منازل طے کرپاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆